نیچے دی گئی ایک سچی کہانی ہے
جو اللہ تعالیٰ کے ابدی کلام یعنی عیسیٰ المسیح کے
اِنصاف اور رحم پر مبنی پیار کو واضح کرتی ہے :
'صبح ہوتے ہی حضرت عیسیٰ عبادتگاہ میں دوبارہ نظر آئے ؛
اور سب لوگ اُن کے پاس آئے
اور وہ بیٹھ کر اُن کو تعلیم دینے لگے
کچھ شریعت جاننے والے اُستاد اور
دیگر شریعت سے تعلق رکھنے والے لوگ
ایک عورت کو اُان کے پاس لائے
جو زنا کے عمل میں پکڑی گئی تھی
اور اُسکو درمیان میں کھڑا کرکے ، حضرت عیسیٰ سے کہا،
'اے اُستاد ، یہ عورت زنا کے عمل میں پکڑی گئی ہے
اب موسیٰ کی توریت کے مطابق ہم پر لازم ہے ،
کہ اِس قسم کی دیگر عورتوں کی طرح اِس کو سنگسار کیا جائے
آپ اِس سلسلے میں کیا کہتے ہیں ؟'
اُنہوں نے حضرت عیسیٰ کو آزمانے کے لئے
یہ سوال پُوچھا
تاکہ وہ اُن کو کسی الزام میں گھیر لیں۔
لیکن حضرت عیسیٰ نیچے جھکے
اور اپنی اُنگلی سے زمین پر کچھ لکھنے لگے۔
جب شریعت کے اِن پاسداروں نے اسرار کیا
کہ سوال کا جواب دیا جائے
تو حضرت عیسیٰ سیدھے ہُوئے اور کہا :
'پہلا پتھر وہ مارے
جِس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو۔'
اور دوبارہ جُھک کر زمین پر لِکھنے لگے۔
جب اُنہوں نے اُنکا جواب سُنا

وہ یہ سُن کر بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک
ایک ایک کر کر نکل گئے
جب سب چلے گئے
اور حضرت عیسیٰ اُس عورت کے ساتھ تنہا رہ گئے
اُنہوں نے سر اوپر کر کے دیکھا اور کہا،
'اے عورت یہ لوگ کہاں گئے ؟
کِسی نے بھی تجھ پر الزام نہ لگایا؟
عورت نے کہا، 'اے خداوند کِسی نے نہیں۔'
حضرت عیسیٰ نے کہا،' میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا،
جا، پھر گناہ نہ کرنا۔' (۶۳)
کہانی میں بیان کی گئی عورت جانتی تھی
کہ اب موت ہی اُسکا مقدر ہے کیونکہ دو گواہوں (مقرر کردہ تعداد)
نے اُسے زنا کے عمل میں پکڑا تھا،
اور توریت میں اِس کی سزا موت ہے۔
حضرت عیسیٰ اُس عورت کے ساتھ نفرت انگیز برتاؤ کر سکتے تھے
جیسا کہ تمام مرد ایسی صورت میں عورتوں کے ساتھ کرتے آرہے ہیں۔
لیکن اِسکی بجائے اُنہوں نے اُس عورت کو نئی زندگی بخشی اور اُسے اِس قابل کیا
کہ وہ گناہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نئی تخلیق کردہ مسلمان بن جائے۔
یہ تمام لوگوں یعنی مردوں اور عورتوں کے لئے خدا کی مرضی ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا اور نئی زندگی دینے والا خدا ہے۔

اِس مواد کا لُبِ لُباب

ابتدا میں خدا نے
سوچا
تخلیقی کلام کے باعث بیان کیا
اور اپنے الٰہی کلام سے پکارا

اور عدمیت سے کائنات خلق کی
اور کسی چیز سے بھی نہیں بلکہ اُسکے کلام سے
گردش کرتے ہُوئے ستارے اپنی جگہ قائم ہیں
تمام خلق کی ہُوئی چیزوں میں سے اِنسان وہ واحد مخلُوق ہے
جِس کے پاس کلامِ ناطق و
کلامِ گویائی ہے۔
ایک اِنسانی کلام
۔۔جو اپنی رُوح کو دیکھ سکتا ہے۔
کیونکہ اِنسانیت جانوروں کی شبیہ پر نہیں بنائی گئی
بلکہ اللہ تعالیٰ کی اپنی شبیہ پر بنائی گئی ہے۔
جو ہے
ابدی خدا۔ اپنے ابدی کلام کے ساتھ۔ اور اپنی ابدی رُوح کے ساتھ
وہی تو ہے جو سچا خدا ہے۔

اور یہ واحد خدا اکیلا
آدمیت کو ایک نئی تخلیق بناتا ہے
جو اُسکے جلال کو منعکس کرے
کیونکہ وہ اِنسانیت جسے وہ نئی بناتا ہے
وہ آدمی۔ تجدید شدہ عقل اور نئی زندگی پالینے والی رُوح ہے۔

ہم اپنی سرکش خودستائی ہی کھوتے ہیں اپنا نفس نہیں
ہم اپنی پرانی آزاد شناخت ہی کھوتے ہیں اپنی پہچان نہیں
ہم مذہبی خیال آرائی میں غرق نہیں ہُوئے
ہمیں خدا تک پہنچنے کیلیئے کِسی قسم کے باطنی علوم یا پُر اِسرار اعمال کی ضرورت نہیں ہے
ضرورت ہے تو صرف توبہ کی
اور ہر مقیدّ سوچ کو اُس کے کلام کے تابع کریں
اور ابدی رُوح کی طاقت سے مغلوب ہو جائیں،
جو عقل عیسیٰ المسیح میں ہے ہم بھی ہو

تا کہ جب ہم جئیں، بولیں یا عمل کریں
تو اُسکی رفاقت میں کریں۔

نئے تخلیق شدہ مُسلمانوں کے لئے راستہ

آخرِ کار جو اِنسان
سیدھے راستے پر چلیگا
شیطان کبھی بھی اُسے زیر نہ کر پائیگا
صحیح راستے کا آغاز اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام ہی ہے،
نہ کہ وہ کتابچے جن میں عبادت کے صحیح اور راست دستور العمل مفقود ہوتے ہیں
ایک زندہ شخصی کلام جو بھیجا گیا ہو
اور جس میں زندگی ہو
اور کثرت سے ہو
ایک نئے اور زندہ راستے کے ذریعے
جو صرف اور صرف حضرت عیسیٰ کے بے خطا تحریری کلام سے ملتا ہے
حضرت عیسیٰ نے کہا، "میں ہی وہ راستہ ہوں
وہ سچائی اور وہ حیات میں ہی ہوں۔
کوئی بھی باپ تک نہیں پہنچ سکتا
سِوا میرے وسیلہ کے۔"
(کوئی بھی دوسرا درمیانی نہیں،
کوئی دوسرا نبی نہیں جو اُس سے ارفع ہو،
آسمان کے نیچے اور کوئی نام نہیں
جس کے ذریعے سے ہم بچائے جائیں۔)
صحیح راستے کا مرکز ایمان ہے
نہ کہ ہماری اپنی راستبازی جو شریعت کے تابع ہو
یا ہمارے کاموں کا نتیجہ
اور نہ ہی ہمارے دینی اعمال واحسان۔

یہ اللہ تعالیٰ کی رُوح کی طاقت ہی ہے
جو ہمیں اُسکے کلام پر ایمان کے ذریعے سے ملتی ہے
کہ ہم اُسکی مرضی کو پورا کریں
اور اُسکی خوشنودی حاصل کریں
جو ہم میں خدا کی راستبازی کو جنم دیتی ہے
اور ایسا ایمان سے ہوتا ہے نہ کہ اعمال سے
مبادہ ہم شیخی ماریں۔
راستے کی ابتدا توبہ سے ہوتی ہے
جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلسل اعتراف کریں
اور اُن تمام چیزوں کو ختم کریں جو ہمیں
گناہ کی طرف لے جاتی ہیں
یعنی گنہگار دِل۔
ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں
اور سچائی ہمارے اندر موجود نہیں۔
اگر ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کریں
تو وہ جو سچا اور عادل ہے
ہمارے گناہوں کو معاف کریگا
اور تمام ناراستی دھوڈالیگا۔

تمام اِنسانیت کا جھکاؤ،
جو اللہ تعالیٰ نے فرداً فرداً لاگو نہیں کیا
بلکہ تمام نسلِ آدم نے شخصی طور پر اور آزادی سے
خود اپنے لئے چنُا ہے۔۔
اِس طرف ہے کہ گناہ کریں بے شک ہلاک ہو جائیں۔
لہذا ہمیں اپنے نفس کو مارنا ہو گا۔
ہمیں اپنے اندر اُن تمام چیزوں کو ختم کرنا ہو گا
جو گنہگار فطرت میں حصہّ دار ہیں
جیسے کہ پرانی اِنسانیت۔

(ہمیں آدم کی امّت کی طرف سے مرنا ہو گا)
اور ہمیں خدا کے کلام میں دوبارہ خلق ہونا ہو گا۔
ہمیں خدا کے کلام کی روحانی امّت میں
دوبارہ پیدا ہونا ہو گا۔

صحیح راستے کا راز یہ ہے
کہ کلام اللہ،
جو کہ نادیدنی خدا کی شبیہ ہے (کلسیوں ۱:۱۵)
عیسیٰ المسیح اِنسانِ کامل بنا
اور موت گوارہ کی کہ ہر فاسق کے قلب کو
گناہ سے پاک کرے
تاکہ ہم اپنی ابدی وراثت کا
نئی تخلیق بن کر یقین کر سکیں
اور روزانہ نئے بنتے جائیں اور کامل کئے جائیں
اللہ تعالیٰ کا یہ بھید عارضی طور پر پوشیدہ تھا
جو اب افشا گیا ہے
کہ عیسیٰ المسیح کُل اِنسانیت کا ماضی حال اور مستقبل ہے۔
جو تصوراتی یا فرضی امید اِنسانوں نے پال رکھی ہے
وہ حقیقت نہیں۔
سوائے اِس بات کے کہ حقیقت در حقیقت
اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے میں نظر آتی ہے۔
راستے کا مرکز
اِنسانِ کامل کی طرف لوٹنے میں ہے۔
جتنے بھی اُسکو پا لیتے ہیں
وہ اُنکو قوت بخشتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وارث بن سکیں
اور ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا
تو ہم اُس جیسے ہی ہونگے۔
راستے کے اختتام تک پہنچنے کا مطلب یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کی جائے،
اُسکے بیش قیمت اور پاک عشق کا علم رکھیں
جس کے ساتھ اُس نے ہم سے محبت کی
حتیٰ کہ ایسی محبت جو باپ اپنے بچوں سے کرتا ہے۔
یہ ہے وہ محبت جو خدا ہم سے کرتا ہے
وہی پدرانہ شفقت جو اُسکے پاس ابراہیم کے لئے تھی۔
(جس کے پہلے نام "ابرام" کا مطلب ہے "سرفراز کیا گیا باپ")
حضرت ابراہیم خود اِس قسم کے پیار کے ساتھ خدا کی طرف لوٹے
جب اُنہوں نے خدا کی راہ میں اپنے وارث کو قربان کرنے کی
رضامندی ظاہر کی۔

صحیح راستے کا اختتام یہ ہے
کہ اپنے روزمرّہ کے صحیح کام کاج ابدی روح کی
سَمت بتانے والی اور تقویت بخشنے والی ہدایت میں کیئے جائیں۔
اِس قدم کا مطلب خدمت ہے
جو کہ زور سے نہیں
اور نہ طاقت سے کی جا سکتی ہے
بلکہ اُسکی ابدی روح سے۔

آپ یہ دُعا مانگ سکتے ہیں

"اے اللہ تعالیٰ تو رحم کرنے اور معاف کرنے والا ہے،
میں اعتراف کرتا ہوں اور تیرے کلام سے متفق ہوں
کہ میرا ارادہ گنہگار ہے
اور میں نے گناہ کیا ہے
اور مجھے اک نئے ارادے کی ضرورت ہے۔
میں کلام اللہ پر یقین رکھتا ہوں جو کہ عیسیٰ ہے،

اور تیرے ارادے کا بیان ہے
اور اپنی ابدی روح کی طاقت سے مجھے پاک کر سکتا ہے،
کہ میں اُس جیسا بن سکوں۔
کاش میں اُسکے بیش بہا خون بہانے کو نہ بھولوں۔
یعنی اُس بچانے والی قربانی کو جو میرے گناہوں
کی سزا کو مٹا دیتی ہے۔
میں آج اور ہر روز تجھ کو
پکارتا/پکارتی ہوں کہ مجھے
میرے گناہوں سے نجات دے
میں نے تجھے ناراض کیا اور
اپنے اور تیرے درمیان جدائی پیدا کی۔
اے عیسیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کے جی اٹھنے والے کلام
میرے دل اور میری زندگی میں آ
اور مجھے اپنے پیار سے بھر دے
کہ میں تیری اطاعت کروں
اور تیرے احکام کی جو ابدی روح کے الہام سے
توریت اور انجیل میں اترے، پیروی کروں۔
جو کچھ عیسیٰ المسیح نے کیا، اسکی بنیاد پر،
میں یہ گذارش پیش کرتا ہوں،
کہ تخلیق کے نئے راستے پر میری رہنمائی کر۔
تعریف صرف اللہ کی ہو،
اور میں اپنے دل میں یقین کرتا ہوں
کہ حضرت عیسیٰ کلام اللہ
کے ذریعے سے میری دُعا سنی گئی ہے۔ آمین۔

کِتاب سوئم

نئے تخلیق کردہ مسلمان کی دعائیہ زندگی

ہم جو نئے تخلیق کردہ مسلمان ہیں ہم نے آنیوالی زندگی کا مزہ پہلے سے ہی چکھ لیا ہے
اور اسی لئے یہ موجودہ دُنیا ہم سے نفرت کرتی ہے۔(۶۴)
روحانی مخلوقات کی حیثیت سے
ہم روحانی موت سے روحانی زندگی میں داخل ہو چکے ہیں
اور شیطان
اور بدی کے جنات
اور اس موجودہ دُنیا کے لوگ،
کیونکہ انہوں نے کلام اللہ یعنی حضرت عیسیٰؑ کے ذریعے
نئی تخلیق کا تجربہ حاصل نہیں کیا
اس لئے بہت دفعہ وہ نفرت اور ایذا رسانی کی روح سے برستے ہیں۔
جو روح اُن میں کام کرتی ہے
وہ اُس روح سے جو ہم میں ہے نفرت کرتی ہے۔
لیکن "جو ہم میں ہے (عیسیٰؑ المسیح)
وہ اُس (شیطان) سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے" (۶۵)
اور اللہ تعالیٰ اُن سب چیزوں کو ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے۔
تاہم اِس ضرورت مند دُنیا کے لئے ہم، ایک خادم کی محبت سے بھرپور،
نیکی کرنے اور اپنے دشمنوں کے لئے
دعا کرنے سے تھکتے نہیں ہیں،
اور ہم احتیاط اور محبت کے ساتھ اُنکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں،
اور خوشی کے ساتھ خدا کے پیغام کی خاطر دُکھ اٹھاتے ہیں۔

ہمیں ضرورت ہے کہ ہم
اُسکا جو ہم میں ہے روحانی بکتر باندلیں
اور روحانی دشمن یعنی شیطان کے خلاف
دعا میں فتحمند ہو کر کھڑے رہیں۔(۶۶)
یہی روحانی جہاد ہے۔(۶۷)
کلام اللہ کی تعریف ہو۔(۶۸)
جس نے اُس وقت ہم سے پیار کیا جب ہم اُسکے دشمن تھے،

جس نے ہمیں لاتعداد طریقوں سے،
اپنے دشمنوں کے لئے بھی،
محبت دکھانے کی حکمت اور طاقت بخشی۔

جنگ کے لئے اپنا بکتر باندھ لو

روزمرّہ کی اسلامی دعا میں ہم
ہر روز یہ سنتے ہیں :
" میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی
شیطانِ رجیم سے۔"
ہم جو نئے تخلیق کردہ مسلمان ہیں
دن میں پانچ دفعہ
روحانی بکتر باندھ کر
روح میں دعا کرتے ہیں۔
کیونکہ ہمارے پاس
گناہ اور موت کی پرانی خلق شدہ دُنیا میں
کوئی " قائم رہنے والا شہر" نہیں،
لہذا ہماری دعا کی اصلی سمت
اِس ظاہرہ دُنیا کی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف ہے،
جو ریاستوں اور مملکتوں پر حکمران ہے۔
ہم شیطان کے مظبوط قلعوں کو نیست ونابود کرتے ہیں
اور شفاعت کی خدمت سے
روح میں جنگ کرتے ہوئے
اپنی دعاؤں کو عیسیٰ کی جانب کرتے ہوئے اور انکی طرف جو مکہ میں،
دعا کرتے ہیں کہ اُس میں ہو کر ہم سچا راستہ پالیں۔
حضرت عیسیٰ یعنی کلام اللہ سیدھے راستے پر چلنے والے
اطاعت گذاروں کے لئے سچی روشنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے علاوہ کس کو مقرر کیا
کہ نئے طور سے تخلیق کردہ نئی دُنیا پر حاکم ہو؟
اور آسمان تلے اور کوئی نام نہیں
جو آدمیوں میں سے ہو
جس کے وسیلہ سے
آنیوالے قہر سے نجات ملے۔ (۷۰)

ایک ایسا ضابطہ جو اللہ کی راہ میں اچھے اعمال کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتا
بلکہ ایک اچھا ذریعہ ہو سکتا ہے جس سے مسلمانوں کے ساتھ مطابقت رکھی جاسکتی ہے۔(۷۱)
کہ ہم پانچ وقت کی نماز سے روحانی بکتر کی حفاظت حاصل کریں۔
فجر یعنی صبح کی نماز،
ظہر یعنی دوپہر کی نماز،(۷۲)
عصر یعنی سہ پہر کی نماز،
مغرب یعنی شام کی نماز، اور
عشاء یعنی رات کی نماز،
کسی تعطل کے بغیر دُعا کو جاری رکھتے ہیں
اور ہم کسی بھی صورت میں دُعا کو
ایک نپاتُلا کام سمجھ کر نہیں کرتے
کہ خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔
ہم تو اللہ تعالیٰ سے اِس طرح دُعا کرتے ہیں
کہ جیسے وہ ہمارا رحم کرنے والا باپ ہو۔
ہم اُس سے آزادی کے ساتھ دُعا کرتے ہیں،
اِس لئے نہیں کہ اُسکی خوشنودی حاصل کریں
بلکہ اِس لئے کہ ہمیں اُسکی خوشنودی حاصل ہے،
اپنے اچھے کاموں کے وسیلہ سے نہیں
بلکہ اُس کے اچھے کاموں میں ایمان کے وسیلہ سے۔
۔۔ کہ وہی واحد ہستی ہے جس کے پاس گنہگاروں کو راستباز بنانے کی طاقت ہے
اور وہی واحد ہستی ہے جس نے ہمیں گنہگار سے راستباز بنایا ہے،

اور ایسا ہم مُردہ مذہبی رسومات کے ذریعے سے نہیں کرتے
بلکہ اپنے کاموں کے ذریعے، اپنے ابدی کلام کے ذریعے
اور اپنی ابدی روح کے ذریعے
جس سے ہم اپنی پرانی انسانیت چھوڑ کر نئی تخلیق بنے ہیں۔

وضو (رسوماتی صفائی)

مسلم طریقہ کار میں ہم دُعا سے پہلے وضو کرتے ہیں۔ (۷۴)
ہمارے پاس پانی موجود ہوتا ہے
تاکہ ایماندار اپنے آپ کو تیار کر سکیں
اس سے پہلے کہ وہ نماز کے لئے مخصوص کمرے میں داخل ہوں۔
ہم کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اپنے جوتے اُتارتے ہیں
مُنہ دھوتے ہیں، کہنی تک بازو دھوتے ہیں
اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتے ہیں۔

اور جیسے ہم دھوتے ہیں ہم کہتے ہیں:
میں اپنے ہاتھ دھوتا ہوں
اُن تمام بُرے کاموں سے جو میں نے کئے
تاکہ میں وہ کام کر سکوں جو اے خدا تُو مجھ سے کروانا چاہتا ہے
میں اپنی آنکھیں دھوتا ہوں
تاکہ میں صرف اُن چیزوں کو دیکھوں جو تُو مجھے دِکھانا چاہتا ہے
میں اپنے کان دھوتا ہوں
تاکہ میں تیری آواز سُن سکوں
نہ کہ اِس دُنیا کی
میں اپنے پاؤں دھوتا ہوں کہ تیرے راستے پر چل سکوں۔ (۷۷)

اذان(۷۸)

موذّن(نماز کے لئے پکارنے والا)
مسجد میں ہماری نجات بخش نماز
کیلئے کھڑے ہو کر نماز کی دعوت دیتا ہے (۷۹)
اور ایسا کرنے میں اِجتماع کے لئے
ہمارے عقیدے کی تلاوت کرتا ہے :

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے،اللہ عظیم ہے
اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے،اللہ عظیم ہے
اشهد ان لا اله الا الله ،میں شہادت دیتا ہوں کہ
اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں

اشهد ان عیسی کلمة الله، میں شہادت دیتا ہوں کہ
عیسیٰ اللہ کا کلام ہے
ہُو یلقی الروح الابدیة ، وہ جو ابدی روح کو
بھیجتا ہے (۸۰)
المنشق من امر ربّی، میرے آقا کے حکم سے
آتا ہے (۸۱)
عیسیٰ المسیح،کلمة عیسیٰ مسیح،کلام اللہ (۸۲)
وَ فدی کل اولاد ابراہیم، ابراہیم کے تمام وارثوں کا فدیہ
بذبح عظیم،اور ہماری عظیم قربانی (۸۳)
و رفعه اللّٰه الیه،اللہ کی طرف اٹھائے گئے(۸۴)
لینذر یوم التلاق،ملاقات کے دِن کی
تنبیہ کے طور پر (۸۵)
اَنَّ النَّفسَ لَاَروح بالسُوبِل ہو ظل النفس
القدیم لنکون خلیقة جدیدة، تا کہ وہ
ہمارے گناہ آلود جسم کو اتارے اور نئی تخلیق لائے (۸۶)

لانه حتی الصالح یختبر بالایمان حتیٰ کہ
راستبازی بھی صرف ایمان سے۔ (۸۷)
حی علی الصلاۃ، نماز کی طرف جلدی کرو حی علی الفلاح
حقیقی کامیابی کی طرف جلدی کرو قد قامت الصلاۃ نماز تیار ہے
قد قامت الصلاۃ نماز تیار ہے اللّٰہ اکبر
خدا عظیم تر ہے اللّٰہ اکبر ،خدا عظیم تر ہے۔
لا الہ الا اللّٰہ، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں،(۸۸)

ایک خطبہ (واعظ) بہ عنوان
"اسرائیل اور اسمٰعیل کی نسل کے لئے خدا کا منصوبہ"
نجات دلانے والا اسلامی جمعہ یا جمعہ کی نماز

"اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا اور مہربان ہے
خدا کی حمد ہو۔ خدا کی حمد ہو جس نے ہمیں
اپنے کلام کے ذریعے سیدھا راستہ دکھایا۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ کلام اللہ ہے
اے لوگو! خدا سے ڈرو
اُس دِن سے ڈرو
یعنی روزِ عدالت سے
جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے لئے جوابدہ نہ ہوگا
اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ کے لئے،
کوئی امام کسی مسلمان کے لئے جوابدہ نہ ہوگا،
اور نہ ہی کوئی ربّی کسی یہودی کے لئے۔
اے لوگو! تم جو ایمان رکھتے ہو،
خدا کی طرف لوٹو،

جیسے حضرت ابراہیم خدا کی طرف لوٹے۔
یقیناً خدا واحد ہے اور اپنے کلام کے ذریعے تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے۔
یقیناً ہم اُسکے کلام سے واقف ہیں۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ اُسکا معافی دینے والا کلام ہے۔
اُسکے وسیلے اللہ تعالیٰ مہربان ہے
یعنی گناہوں کو معاف کرنے والا۔
اُسکے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ بہت ہی زیادہ فیاض
اور سخی ہے، بادشاہ ہے، قدوس ہے،
اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
(خطیب ممبر سے نیچے اترتا ہے،
اور زمین پر نماز کی جگہ پر بیٹھتا ہے،
اور خاموشی سے نماز ادا کرتا ہے۔
وہ دوبارہ ممبر پر چڑھتا ہے،
جو چھوٹی مسجد میں صرف تین چھوٹے زینوں
پر بچھا ہُوا ایک تختہ ہے،
اور واعظ شروع کرتا ہے۔)

اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔
خدا کی حمد ہو۔
وہ جس کے پاس راہنمائی کے لئے خدا کا زندہ کلام ہے
کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا
اگر ہم حقیقت میں اُسکے کلام کے ساتھ مر چکے ہیں
اور حقیقت میں اُسکے کلام کے وسیلہ سے دوبارہ زندہ کئے گئے ہیں
تو ہم حقیقت میں موت سے زندگی میں داخل ہُوئے ہیں۔
قرانِ پاک کا متن اِس طرف اِشارہ کرتا ہے۔
یا اِسی طرح اِس شخص کو
(نہیں دیکھا جو اپنی چھتوں پر
گرا پڑا تھا، اتفاقِ گذر ہُوا

تواُس نے کہا کہ
خدا اُس (کے باشندوں) کو
مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا؟
اِسی آیت میں آگے چل کر (البقر ۲ :۵۹)
لکھاہے :
" ہڈیوں کو دیکھو کہ
ہم اِنکو کیونکر جوڑ دیتے ہیں
اور اِن پر (کس طرح)
گوشت پوست چڑھادیتے ہیں!"
کئی مفسروں کا خیال ہے کہ
یہ متن حزقی ایل ۷ ۳ :۱تا۱۰ کی طرف اشارہ ہے
جہاں لکھاہے :
خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا
اور اُس نے مجھے اپنی روح میں اٹھالیا
اور اُس نے وادی میں جو ہڈیوں سے پُر تھی
مجھے اتار دیا۔
اور مجھے اُن کے آس پاس چوگرد پھرایا
اور دیکھ وہ وادی کے میدان میں بکثرت
اور نہایت سوکھی تھیں۔
اور اُس نے مجھے فرمایاأے آدمزاد
کیا یہ ہڈیاں زندہ ہو سکتی ہیں؟
میں نے جواب دیا
اَے خداوند خدا تو ہی جانتا ہے
پھر اُس نے مجھے فرمایا
تو اِن ہڈیوں پر نبوت کر
اور اِن سے کہہ
اَے سوکھی ہڈیو
خداوند کا کلام سنو۔

خداوند خدا اِن ہڈیوں کو یوں فرماتا ہے
کہ میں تمہارے اندر روح ڈالونگا
اور تم زندہ ہو جاؤ گی
اور تم پر نسیں پھیلاؤنگا
اور گوشت چڑھاؤنگا
اور تم کو چمڑا پہناؤنگا
اور تم میں دم پھونکونگا
اور تم زندہ ہو گی
اور جانو گی کہ میں خداوند ہوں
پس میں (حزقی ایل) نے حکم کے مطابق نبوت کی
اور جب میں نبوت کر رہا تھا
تو شور ہُوا
اور دیکھ زلزلہ آیا
اور ہڈیاں آپس میں مل گئیں
ہر ایک ہڈی اپنی ہڈی سے۔
اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں
کہ نسیں اور گوشت اُن پر چڑھ آئے
اور اُن پر چمڑے کی پوشش ہو گئی
اِن میں دم نہ تھا
تب اُس نے مجھے فرمایا
کہ نبوت کر
تُو ہوا سے نبوت کر
اَے آدمزاد
اور ہوا سے کہہ
خداوند خدا یوں فرماتا ہے
کہ اَے دم تُو چاروں طرف سے آ
اور اِن مقتولوں پر پھونک کہ زندہ ہو جائیں
پس حکم کے مطابق نبوت کی

اور اُن میں دم آیا
اور وہ زندہ ہو کر
اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئیں
ایک نہایت بڑا لشکر"

اِس اقتباس میں کیا لکھا گیا ہے ؟
کیا کسی جگہ، اُن کی، جو کسی وقت مُردہ تھے
اور اب زندہ کئے گئے ہیں،
ایک بڑی فوج موجود ہے ؟
کیا ہم جو نئے تخلیق شدہ مسلمان ہیں
اِس پیشگوئی والی فوج میں شامل ہیں یا اِس سے باہر ؟

ہم مسلمان ہمیشہ اِس قسم کے سوال پُوچھتے رہتے ہیں۔
ہم ہمیشہ سوچتے رہتے ہیں، آیا خدا نے ہمیں شامل کیا ہے کہ نہیں
مسلمانوں کے نزدیک سب سے اہم مسئلہ
ہماری روحانی شناخت کا ہے
شناخت کے مسئلے کا حل ہمیں ماضی بعید میں
حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے ذریعے مل چکا ہے۔

کئی مسلمان دشمن اساتذہ اور مبلغین
حضرت ابراہیم سے وعدہ کی گئی سرزمین کے متعلق
سیاسی تفسیریں سمجھانے کے لئے
بائبل کو استعمال کرتے ہیں،
اور حضرت اسمٰعیل کے بارہ میں منفی تفسیریں بیان کرتے ہیں۔
لہٰذا کئی مسلمان یہ پُوچھتے ہیں،
"یہ دعویٰ کیوں کیا جاتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں سے ایک چنیدہ قوم کی حیثیت سے،
مسلمانوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا ہے ؟
بہت سے کلام کو کیوں موڑ توڑ کے پیش کرتے ہیں

کہ ہم ردّ کیئے گئے محسوس کریں ؟
لیکن اگر ہم توریت
پیدائش ۱۵باب سے شروع کریں
تو ہم اپنے ایمان کے سنگِ بُنیاد کی طرف لوٹتے ہیں
یعنی اللہ کی راہ میں نئے تخلیق شدہ اطاعت گذار کی طرح
اور وہ سنگِ بُنیاد حضرت ابراہیم ہیں۔
جیسا کہ کہا گیا ہے، "حضرت ابراہیم خدا پر ایمان لائے"
آگے چل کر ابراہیم کے بارہ میں کہا گیا ہے
کہ وہ صحیح راستے پر چلنے والا راستباز اطاعت گذار رہا۔

اسمٰعیل کے خدا کی حمد ہو

پیدائش باب ۱۶ کی آیت ۱۰ میں
حضرت اسمٰعیل اور اُسکی نسل کے لئے
خدا کا خاص منصوبہ دیکھتے ہیں۔
کلامِ پاک میں
خدا کا فرشتہ اُسی وقت نمودار ہوتا ہے
جب خدا کا کوئی خاص منصوبہ ہو ؛
اور ۱۶ : ۱۰ میں اسمٰعیل کی ماں، ہاجرہ
کو خدا کا فرشتہ بتاتا ہے،
"میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا
یہاں تک کہ کثرت کے سبب اُسکا شمار نہ ہو سکیگا۔"
۱۶ : ۱۲ کی اصل زبان کا ترجمہ اکثر غلط کیا جاتا ہے
اصل الفاظ ہیں : پِہ. ریمہ. آہدم
جِسکا مفہوم ایسا آدمی ہے جو ویرانے میں رہیگا۔

۱۶ : ۱۲ کا آخری حصہ یہ کہتا ہے

کہ اسمٰعیلؑ کا ہاتھ سب کے خلاف

رہیگا۔

اسمٰعیلؑ (عرب قوم کا باپ) کے متعلق یہ حوالہ

اور اُس کی سب (بھائیوں) کے خلاف دشمنی

(اضحاقؑ کی طرف اشارہ جو قوم اسرائیل کا باپ ہے)

ایک ایسی پیشگوئی ہے جو آج مشرقِ وسطیٰ میں پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔

پیدائش باب ۲۱ میں خدا، اسمٰعیلؑ اور اُسکی ماں کو بچانے کے لئے

حرکت میں آتا ہے،

اُسی طرح جیسے آج خدا بہت سے مسلمانوں کو بچا رہا ہے۔

پیدائش ۲۱ : ۱۹ میں مرقوم ہے: "پھر خدا نے اُسکی آنکھیں کھولیں

اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا"

آج خدا اسمٰعیل کی اولاد میں سے بہت سوں کی آنکھیں کھول رہا ہے

اور وہ کلام اللہ کی طرف آرہے ہیں جو کہتا ہے،

"اگر کوئی آدمی پیاسا ہو

تو میرے پاس آئے اور پئے"

بد قسمتی سے اِن عداوت رکھنے والے بھائی

یعنی اسمٰعیلؑ اور اضحاقؑ، کے بیٹے یہ بھُول چکے ہیں

کہ اُنکے باپ اکٹھے روئے

جب اُنہوں نے اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کو دفن کیا،

جیسا کہ کہا گیا ہے،

"مکفیلہ کے غار میں جو ممرے کے سامنے...... ہے۔" (پیدائش ۲۵ : ۹)

یسعیاہ ۴۲ : ۱۰۔۱۲

میں ہم ایک اور پیشگوئی دیکھتے ہیں،

کہ اسمٰعیلؑ کے بیٹے (قیدار۔۔ پیدائش ۲۵ : ۱۳)

خدا کی طرف واپس آئیں گے

""اور جزیروں میں اُسکی ثناخوانی کریں گے"

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اشارہ اُن نئے تخلیق شدہ
مسلمان مشنریوں کی طرف ہے
جن کو نجات دلانے والی اسلامی
دعوت کے لئے بھیجا جائیگا،
اللہ تعالیٰ اور اُسکے کلام عیسیٰ یعنی ہمارے بچانے والے کی
اطاعت کی دعوت۔(عاصم)
پھر دیکھیں یسعیاہ ۶۰ : ۷
'قیدار کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہونگی
نبایوت کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہونگے
وہ مذبح پر مقبول ہونگے
اور میں اپنی شوکت کے گھر کو جلال بخشونگا'
اِس سے زیادہ واضح طور پر خدا کیسے بیان کر سکتا ہے
کہ مسلمانوں میں ایک بیداری آنیوالی ہے ؟
پیدائش ۲ : ۹ تا ۱۱ میں ہم جدید مسلم دُنیا کو دیکھتے ہیں
جب پہلی بار القدس میں انجیل کا پرچار کیا گیا :
غور کریں کہ اِس متن میں 'عرب' اور
'' مسوپتامیہ' (شام اور عراق)، 'لبیا'،
'پارتھی اور ماذی' (کویت کا حصہ اور کردستان)
۔۔اسمٰعیل کے تمام بیٹے اِن میں سے ہیں
جو آخری دنوں میں نئی تخلیق کے طور پر خدا کا
جلال ظاہر کریں گے۔
خدا کے پاس اِن کی نجات کا ایک منصوبہ ہے
اور وہ اُنکو بچانا چاہتا ہے
ناپاکی کے خلاف اپنی پاک عداوت سے۔
اُسی طرح جیسے وہ چاہتا ہے
کہ یہودی اور غیر یہودیوں کے درمیان
سفاکانہ عداوت سے ان کو بچایا جائے۔

نئی تخلیق میں ہم سب اکٹھے
امن کیساتھ رہ سکتے ہیں

وہ عداوت، جِسے کلام نے دشمنی کے درخت پر،
تمام نفرت سمیت اپنے جسم میں توڑ دیا،
جان سے ماردی گئی ہے
جب وہ مُردوں میں سے جی اٹھا
تاکہ ہمیں ہماری عداوت کے خلاف
خدا کی پاک عداوت سے ہمیں مخلصی دلائے
اور فتح کا یقین دلا سکے۔

یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان
اسرائیل کے علاقے کی وجہ سے جو دشمنی ہے
وہ خدا کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔
اپنے کلام میں خدا اُنکو ملامت کرتا ہے جو لڑتے ہیں
اور علاقے کی وجہ سے ایک دوسرے کا خون بہاتے ہیں۔
خدا فرماتا ہے :
"اور زمین ہمیشہ کے لئے بیچی نہ جائیگی
کیونکہ زمین میری ہے اور
تم میرے مسافر اور مہمان ہو۔" (احبار ۲۵ : ۲۳)
اِس میں اہم نکتہ یہ ہے کہ زمین خالق خدا کی ہے

ہم سب یہاں پر کچھ گھڑی کے بعد مر جانے والے مسافر ہیں۔
ایک زیارت پر ہیں، آزمائش اور امتحان سے گذر رہے ہیں،
تاکہ معلوم کر سکیں کہ ہم خدا کی محبت،
جو اُسکے کلام یعنی عیسیٰ کے الہام کی کتاب میں ظاہر ہوئی،
کی اطاعت کر سکتے ہیں۔

وہ یہودی جو مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں وہ پاک خدا سے بھی نفرت کرتے ہیں
جس کے کلام نے یہ وعدہ کیا کہ وہ آخری دنوں میں مسلمانوں کو بچائیگا۔
وہ مسلمان جو یہودیوں سے نفرت کرتے ہیں وہ پاک خدا سے بھی نفرت کرتے ہیں
جس کے کلام نے یہ وعدہ کیا ہے
کہ وہ آخری دنوں میں اِن مُردہ ہڈیوں میں
روحانی زندگی کا دم پھونک دے۔
اور اِس سے بڑھ کر وہ اُس خدا سے نفرت کرتے ہیں
جس نے وعدہ کیا کہ یہ ہڈیاں ابراہیم کی زمین پر،
جسمانی طور پر دوبارہ زندہ کی جائینگی
ویسے ہی جیسے ایک دِن وہ روحانی طور پر
حضرت ابراہیم کے سچے ایمان میں زندہ کئے جائینگے۔

وہ یہودی جو مسلمان سے نفرت کرتا ہے
اور وہ مسلمان جو یہودی سے نفرت کرتا ہے
وہ اپنے مشترکہ باپ ابراہیم کے خدا سے نفرت کرتا ہے
کیونکہ مسلمان اور یہودی بھائی بھائی ہیں۔
اگر ایک ابراہیم کی زمین کی خاطر دوسرے کا خون کرتا ہے
تو وہ خدا کی زمین میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کر رہا ہے۔
دونوں ایک دوسرے کو جہنم کی طرف دھکیل رہے ہیں
اور اپنی تمام جنگوں میں کون بہتر ہے؟
لیکن کلام کیا کہتا ہے؟
"جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے
وہ خونی ہے اور تم جانتے ہو کہ
کِسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی موجود نہیں رہتی!" (۱۔یوحنا ۳ : ۱۵)
تم جو یہ کہتے ہو کہ تم یہودی ہو
(اور نہیں ہو کیونکہ تم اپنے بھائی مسلمان سے نفرت کرتے ہو)
توبہ کرو ورنہ تم میں کوئی ابدی زندگی نہ رہیگی۔
تم جو کہتے ہو کہ مسلمان ہو

(اور نہیں ہو کیونکہ اپنے بھائی یہودی سے نفرت کرتے ہو)
توبہ کرو ورنہ تم میں کوئی ابدی زندگی نہ رہیگی!
اگر کوئی مسلمان یا یہودی یہ کہے، ٔ میں خدا سے محبت کرتا ہوں ٔ
اور اپنے بھائی سے نفرت کرے
تو وہ جھوٹا ہے
کیونکہ وہ جو اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا
جسے اُس نے دیکھا ہے،
خدا سے کیونکر محبت کر سکتا ہے
جسے اُس نے دیکھا ہی نہیں؟ ٔ (ا۔یوحنا ۴ : ۲۰)

اقامہ

لفظ اقامہ کا مطلب ہے ٔ کھڑا کروانا ٔ
اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر : خدا عظیم ہے، خدا عظیم ہے
اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی اور معبود نہیں،
اشہد ان عیسی کلمۃ اللّٰہ، میں گواہی دیتا ہا کہ
عیسیٰ اللہ کا کلمہ ہے
حیی الصلاۃ، نماز کو دوڑو، حیی علی الفلاح،
اصل کامیابی کی طرف دوڑو، قد قامت الصلاۃ، نماز تیار ہے
قد قامت الصلاۃ، نماز تیار ہے
اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر اللہ عظیم ہے، اللہ عظیم ہے
لا الہ الا اللّٰہ، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں، (۹۰)
اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی اور معبود نہیں،
اشہدان عیسی کلمۃ اللّٰہ، میں گواہی دیتا ہا کہ
عیسیٰ اللہ کا کلمہ ہے
ہُو یلقی الروح الابدیۃ ، وہ جو ابدی روح کو

بھیجتا ہے (۹۱)
المنشقة من امر ربّی، میرے آقا کے حکم سے
آتا ہے (۹۲)
عیسی المسیح، کلمة عیسیٰ مسیح، کلام اللہ ہے (۹۳)
و فدی کل اولاد ابراہیم، ابراہیم کے تمام وارثوں کا فدیہ
بذبح عظیم، اور ہماری عظیم قربانی (۹۴)
و رفعه الله الیه، اللہ کی طرف اٹھائے گئے (۹۵)
لینذر یوم التلاق، ملاقات کے دن کی
تنبیہ کے طور پر (۹۶)
ان النفس لامارة بالسوء
بل ہو ذل النفس القدیم
لنکون خلقاً جدیداً، تاکہ وہ ہمارے گناہ آلود جسم
کو دور کر کے ایک نئی تخلیق بنادے۔ (۹۷)
لانه حتی الصلاح یُختبر بالایمان
حتی کہ راستبازی بھی صرف ایمان سے (۹۸)
اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے (۹۹)
سبحانك اللهمه، اے اللہ تمام جلال تجھے ملے
بحمدك، اور تعریف صرف تیرے لئے ہے
وتبارك اسمك، اور تیرا نام مبارک ہے
وتعالی، اور تیری حشمت بلند ہے
جدك ولا اله غیرك، اور تیرے علاوہ کوئی الٰہی ذات نہیں ہے
اعوذ باللّٰہ من، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
الشیطان الرجیم، شیطان مردود سے۔ (۱۰۰)

الفاتحہ

قران کا پہلا باب ایک دعا ہے۔ (۱۰۱)

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم، اللہ کے نام سے
جو نہایت رحیم اور ترس کرنے والا ہے،
الحمد للّٰہ، تعریف اللہ کی ہو،
رب العالمین، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے
الرحمن الرحیم، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔
مالك یوم الدین، انصاف کے دن کا حاکم
ایاك نعبد وایاك نستعین،
اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں
اهدنا الصراط المستقیم،
ہم کو سیدھا راستہ دکھا
صراط الذین انعمت علیهم،
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا
غیر المغضوب علیهم،
نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا
ولا الضالین، (آمین)
اور نہ گمراہوں کے۔ (آمین)۔۔(۱۰۲)
ولو ترى، صرف اگر تو دیکھ سکتا(۱۰۳)
اذا المجرمون، جب قصوروار
ناکسو رؤوسهم، اپنے سر نیچے جھکائیں گے
عند ربهم، اپنے رب خدا کے سامنے (یہ کہتے ہوئے)
ربنا أبصرنا، ؐہمارے خدا ہم نے دیکھ لیا ہے
و سمعنا، اور ہم نے سُن لیا ہے :
فأرجعنا نعمل صالحاً انا موقنون
اب ہمیں واپس بھیج دے (دنیا میں)
ہم نیک عمل کریں گے : کیونکہ اب ہم
قطعی ایمان لاتے ہیں۔ؐ (۱۰۴)
سبحان ربي العظیم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو
سبحان ربي العظیم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو (۱۰۵)
سمع اللّٰہ لمن حمده، اللہ اسکو سنتا ہے جو اُسکی حمد کرتا ہے (۱۰٦)
ربنا لك الحمد، اے ہمارمالک رب تمام تعریف تجھے واجب ہے
اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۰۷)
سبحان ربي الاعلی، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلی، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلی، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۰۸)
اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۰۹)
سبحان ربي الاعلی، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلی، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلی، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے(۱۱۰)
اللّٰہ اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۱۱)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، اللہ کے نام سے
جو نہایت رحیم اور ترس کرنے والا ہے،
الحمد للّٰہ، تعریف اللہ کی ہو،
رب العالمین، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے
الرحمن الرحیم، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔
مالك یوم الدین، انصاف کے دن کا حاکم
ایاك نعبد وایاك نستعین،
اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں
اهدنا الصراط المستقیم،
ہم کو سیدھا راستہ دکھا
صراط الذین انعمت علیهم،
ان لوگوں کا راستہ جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا
غیر المغضوب علیهم،
نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا

ولا الضالين، (آمين)
اورنہ گمراہوں کے۔ (آمین)۔(۱۱۲)
تعاليم الكتاب المقدس، کلام الٰہی میں تلاش کرو ؛(۱۱۳)
لانه من الكتاب نتعلم ان الحياة اللبدية
کیونکہ تم سوچتے ہو کہ ان میں ہمیشہ کی زندگی ہے
والكتاب يشهد أن ،اور یہ کلام ہے جو میری شھادت دیتا ہے (۱۱۴)
اسماء والأرض تزولان، آسمان اور زمین ٹل جائینگے
وكلامي لن يزول، لیکن میری باتیں نہ ٹلیں گی(۱۱۵)
الله اكبر، اللہ عظیم ہے(۱۱٦)
سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو
سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو
سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو
سمع الله لمن حمده،
اللہ اسکی سنتا ہے جو اسکی حمد کرتا ہے
سمع الله لمن حمده،
اللہ اسکی سنتا ہے جو اسکی حمد کرتا ہے(۱۱۷)
ربنا لك الحمد، اے ہمارے مالک خدا تعریف صرف تیرے لئے ہے
الله اكبر، اللہ عظیم ہے(۱۱۸)
سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
الله اكبر، (۱۱۹) اللہ عظیم ہے(۱۲۰)
سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے
الله اكبر، اللہ عظیم ہے(۱۲۱)
التحيات لله والصلوات والطيبات
تمام کام جو الفاظ سے اور اعمالِ جسمانی کے وسیلہ سے
اور مال کی قربانی کے وسیلہ سے کئے جاتے ہیں اللہ کے لئے ہیں۔
اشهد ان لا اله الا اللّه ،میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

کوئی اور معبود نہیں،

اشهدان عیسی کلمة اللّه، میں گواہی دیتا ہاکہ

عیسیٰ اللہ کا کلمہ ہے

ہُو یلقی الروح الابدیة ، وہ جو ابدی روح کو

بھیجتا ہے (۱۲۲)

المنشق من امر ربّی، میرے آقا کے حکم سے (۱۲۳)

عیسی المسیح، کلمة عیسیٰ مسیح، کلام اللہ ہے (۱۲۴)

و فدی کل اولاد ابراہیم، ابراہیم کے تمام وارثوں کا فدیہ

بذبح عظیم، اور ہماری عظیم قربانی (۱۲۵)

و رفعه اللّه الیه، اللہ کی طرف اٹھائے گئے (۱۲۶)

لینذر یوم التلاق، ملاقات کے دن کی

تنبیہ کے طور پر (۱۲۷)

ان النفس لامارة بالسوء

بل ہو ذل النفس القدیم

لنکون خلقاً جدیداً، تاکہ وہ ہمارے گناہ آلود جسم

کو دور کر کے ایک نئی تخلیق بنادے۔ (۱۲۸)

لانه حتی الصلاح یُختبر بالایمان

حتیٰ کہ راستبازی بھی صرف ایمان سے (۱۲۹)

اللّه اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۰)

بسم الله الرحمن الرحيم، اللہ کے نام سے

جو نہایت رحیم اور ترس کرنے والا ہے،

الحمد لله، تعریف اللہ کی ہو،

رب العالمين، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے

الرحمن الرحيم، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

مالك يوم الدين، انصاف کے دن کا حاکم

اياك نعبد واياك نستعين،

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اهدنا الصراط المستقيم،

ہم کو سیدھا راستہ دکھا

صراط الذین انعمت علیہم،

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو اپنا فضل وکرم کرتا رہا

غیر المغضوب علیہم،

نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا

ولا الضالین، (آمین

اور نہ گمراہوں کے، آمین (۱۳۱)

الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۲)

سبحان ربي العظیم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سبحان ربي العظیم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سبحان ربي العظیم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سمع الله لمن حمده،

اللہ اسکی سنتا ہے جو اُسکی حمد کرتا ہے

ربنا لك الحمد، اے ہمارے مالک خدا تعریف صرف تیرے لئے ہے

الله اکبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۳)

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

الله اکبر (۱۳۴) اللہ عظیم ہے (۱۳۵)

الله اکبر (۱۳۶) اللہ عظیم ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے (۱۳۷)

بسم الله الرحمن الرحیم، اللہ کے نام سے

جو نہایت رحیم اور ترس کرنے والا ہے،

الحمد لله، تعریف اللہ کی ہو،

رب العالمین، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے

الرحمن الرحیم، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

مالك یوم الدین، انصاف کے دن کا حاکم

اياك نعبد واياك نستعين،

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اهدنا الصراط المستقيم،

ہم کو سیدھا راستہ دکھا

صراط الذين انعمت عليهم،

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو اپنا فضل وکرم کرتا رہا

غير المغضوب عليهم،

نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا

ولا الضالين، (آمين)

اور نہ گمراہوں کے، آمین (۱۳۸)

الله اكبر، اللہ عظیم ہے

سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سبحان ربي العظيم، میرے عظیم مالک کی تمجید ہو

سمع الله لمن حمده،

اللہ اسکی سنتا ہے جو اُسکی حمد کرتا ہے

ربنا لك الحمد، اے ہمارے مالک خدا تعریف صرف تیرے لئے ہے

الله اكبر، اللہ عظیم ہے (۱۳۹)

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

الله اكبر، (۱۴۰) اللہ عظیم ہے (۱۴۱)

الله اكبر، (۱۴۲) اللہ عظیم ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

سبحان ربي الاعلى، تمجید میرے اللہ کی جو سب سے بلند ہے

الله اكبر، اللہ عظیم ہے (۱۴۳)

التحيات لله والصلوات والطيبات

تمام کام جو الفاظ سے اور اعمالِ جسمانی کے وسیلہ سے

اور مال کی قربانی کے وسیلہ سے کئے جاتے ہیں اللہ کے لئے ہیں۔

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ ،میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی اور معبود نہیں،
اشھدان عیسی کلمۃ اللّٰہ،میں گواہی دیتاہوں کہ عیسیٰ اللہ کاکلمہ ہے
ہُو یلقی الروح الابدیۃ ، وہ جوابدی روح کو بھیجتاہے (۱۴۴)
المنشق من امر ربّی، میرے آقاکے حکم سے (۱۴۵)
عیسی المسیح،کلمۃ عیسیٰ مسیح،کلام اللہ ہے(۱۴۶)
و فدی کل اولاد ابراہیم، ابراہیم کے تمام وارثوں کافدیہ
بذبح عظیم،اور ہماری عظیم قربانی (۱۴۷)
و رفعہ اللّٰہ الیہ،اللہ کی طرف اٹھائے گئے(۱۴۸)
لینذر یوم التلاق،ملاقات کے دِن کی
تنبیہ کے طور پر (۱۴۹)
ان النفس لامارۃ بالسوء
بل ہو ذل النفس القدیم
لنکون خلقاً جدیداً، تاکہ وہ ہمارے گناہ آلود جسم
کودور کرکے ایک نئی تخلیق بنادے۔(۱۵۰)
لانہ حتی الصلاح یُختبر بالایمان
حتیٰ کہ راستبازی بھی صرف ایمان سے (۱۵۱)
السلام علیکم آپ پراللہ کی سلامتی ہو
و رحمۃ اللّٰہ اوراس کارحم (۱۵۲)
السلام علیکم
آپ پراللہ کی سلامتی ہو
و رحمۃ اللّٰہ
اوراس کارحم (۱۵۳)
عبرانیوں ۱۱: ۱۳تا۱۶اور ۱۳: ۱۴
ایک ایماندار کی مسافرت کابیان کرتے ہیں۔
اگلی کتاب آپکواس مسافرت کی جانب
اشارہ دے گی جس کاآغاز آپکی دعاؤں میں
آپکے ایمان کے اقرار سے ہو تاہے۔